61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023
Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 114

کوکھو سے

صبح کا وقت تھا۔ اشوکی پرم گاؤں میں مشرق میں سورج نکل آیا۔ سارے طرف ماحول میں روشنی پھیلا۔ آشیانوں میں چڑیاں نیند سے اٹھ کر گانا شروع کیا۔ چڑیاں کے ~~میٹھی~~ میٹھے آواز میں اشوکی پرم گاؤں کا آنکھیں کھول ہوا۔ ہریالی پھیلے کھیت میں پھسل لہلہاتے تھے۔ آواز اڑا کر بہتی ہوئی چشمہ، ندی اور نالے۔ دھرتی پر چرنے والے گائے، بکری طرح جانوروں، لدے ہوئے پیڑوں سے سجے پہاڑوں، کھیت کی بیچ میں ~~[illegible]~~ چلتے کھیلتے ہوئے بچّے، یہ سب اشوکی پرم گاؤں کا خوب صورتی بڑا رہتی تھی۔ خدا کا نعمت سے بھنے والے ایک گاؤں تھا اشوکی پرم۔

سیتا نیند سے جاگی اٹھ کر اپنی کام شروع کیا۔ وہ جلدی ناشتہ پکانے کے لیے گیا، مگر کھانا بننے کے لیے وہاں کچھ چیز بھی نہیں تھی۔ ~~وہ~~ سیتا ایک غریب عورت ~~تھا~~ تھی۔ اس کی ساتھ اپنی ایک ہی بیٹی تھی۔ ~~وہ~~ ان دونوں اکیلے رہتے تھے۔ ~~شوہر~~ شوہر کا انتقال کا بعد وہ بہت مشکل سے زندگی گزر جاتی تھی۔

61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023

Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 114

سیتا مایوس ہو کر گھر کا دالان میں
بیٹھا۔ اس نے خدا سے پوچھا۔
"اے خدا! آپ ہمارا غم کیوں نہ دکھاتی ہے؟ آپ
کو سمجھ ہے کہ ہم دونوں زندگی ~~گزر~~ گزرنے
کے لیے بہت مشکل ہو رہی ہیں۔ خدا! یہ مشکل
سے باہر نکلنے کے لیے مجھے ایک نیک راستہ دکھاؤو۔"
سیتا کی یہ باتیں کرنے آواز سن کر اس کی بیٹی
غصّہ میں آیا۔
"پیاری امّی! کیوں تم ہر دن اسی طرح روتے ہو
رہے ہو؟ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ کیا آج بھی یہاں
کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں؟"
بیٹی کی یہ سوالوں سن کر سیتا سر نیچے
لگ کر بیٹھا۔
"بیٹی! تم غصّہ مت کرو۔ ہماری ساری مشکلیں
خدا سمجھی۔ وہ ہمارے لیے کوئی نہ کوئی راستہ دکھائے
گے۔ تم صبر کرو بیٹی۔ تمہاری ساری خواہشوں
حاصل کرنے کے لیے مجھے نہ کر پائیگی۔ مگر تم ایک
بات سمجھو، میں بالکل تجھے ایک بڑی جگہ
میں لے لوں۔ میں آج تیری لیے جی رہی ہوں۔"

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

Item Code: 955 Participant Code: 114

یہ باتیں سن کر بیٹی کو غصہ آگئے بڑ رہی تھی
وہ ایک اچھی لڑکی تھی۔ اچھی طرح پڑھتی تھی اور
اچھی طرح سبب کو پیش کرتی تھی۔ مگر اس
کی حالات ایسے غصہ بنتی تھی۔ وہ ہمیشہ ماں
کی پاس ضد کرتی تھی۔

"ماں، میں رامو چاچا کا گھر جاؤں گا" یہ کہہ
کر وہ گھر سے نکلا۔ ماں کی جواب کے لیے وہ نہ
انتظار کیا۔ کیوں کہ وہ سمجھ ہے کہ ماں
اس کو چاچا کا گھر جانے کے لیے نہ دیں۔
وہ رامو چاچا کا گھر پہنچی۔ وہاں اس کی بیٹی
لکشمی تھی۔ لکشمی اور سیتا کی بیٹی اچھی دوستوں
تھے۔ وہ لکشمی کی ساتھ کھیلنا شروع کیا۔
یہ دیکھ کر لکشمی کی امّی آ گیا اور اس کو بُلا کر
ناشتہ دینے کے لیے لے جایا۔
"امّی، کیا آپ میرا دوست کو نہ دیکھا؟ وہ بھی
میرا ساتھ کھانے کے لیے آیے ہے۔"
لکشمی پیار سے ~~وہ لڑکی~~ اپنی سہیلی کی ہاتھ
پکڑ کر ماں سے کہا۔
یہ سن کر ماں کو نہ پسند ہوا کیوں کہ وہ

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

61-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം 2023 ജനുവരി 3 – 7 കോഴിക്കോട്

Item Code: 955 Participant Code: 114

سسیتا اور اس کی بیٹی کو نہ پسند کرتی تھی۔
وہ لڑکی کو لکشمی کی ماں بچے بیٹھتا کر
تجادوں کی طرح ایک برا برتن میں ایک
روٹی دیا۔ پھر بھی وہ لڑکی بہت خوشی تھی۔
اس نے روٹی کی ایک ٹکڑا مزے سے کھا کر بھوک
مٹایا۔ دوسری ٹکڑا اس کی کپڑے کے اندر
چھپایا۔

گھر میں پہنچ کر وہ اس ٹکڑا روٹی ماں
کی سامنے لگا۔ سسیتا آنسو کے ساتھ وہ ٹکڑا روٹی
کھالیا۔

لڑکی دوڑ کر ریل وے اسٹیشن میں پہنچی۔ اس
کی بڑی خواہش تھی کہ ریل گاڑی میں ایک لمبی
سفر جاتا۔ اس کی پاس پیسے نہیں تو وہ
وہ خواہش ملنے کے لیے وہ کئی دنوں انتظار کر
چلئیگی۔ وہ ہر دن وہاں بیٹھ کر آنے جانے
والے ریل گاڑیوں کو دیکھتے تھے۔ وہ چھوم چھوم
چھوم چھوم آواز سننا اس کے لیے ایک میٹھی
غزل سننے کی طرح تھی۔ اسکول نہیں جاتے
تو اس نے صبح سے شام تک وقت وہاں بیٹھے
تھے۔

(Note: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

ایک دن لڑکی ریل وے اسٹیشن میں ایک
بینچ پر بیٹھ رہی تھی۔ جب وہ سوچا۔
"ریل گاڑی میں جانا میرا ایک ہی ایک بڑی
خواہش ہے۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ میرے لیے وہ
خواہش ملنے کے لیے میری ماں کو نہ پاؤں گی۔
پھر مجھے وہ سفر کرنا ضرور ہے۔"
یہ سوچ کر وہ وہاں بیٹھے وقت آواز اٹھ
کر ایک لوکل ریل گاڑی آکر اس کے سامنے رکا۔ وہ
لڑکی کوئی نہ کوئی سوچنے کے لیے تیار ہوا اور
جلدی ہی ریل گاڑی میں گیا۔
خوشی سے اس کے دل باغ باغ ہوتا تھا۔ پھر بھی
اس کے دل میں ایک چھوٹی ڈر تھی۔ مگر خواہش
ملنے کی خوشی میں وہ سب بات بھول گئی۔
ریل گاڑی آہستہ آہستہ آگے چلنے لگے۔ لڑکی
باہر دیکھ کر بیٹھا۔
سفر میں وہ کئی طرح خوبصورت منظر دیکھتی
تھی۔ ندی کے اوپر آنے والی ریل گاڑی سے وہ
نیچے دیکھا۔ پانی میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک جنگل میں داخل
گیا۔ پیڑوں کو بیچ میں ہوئے سفر اس کو

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023
Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 114

بہت پسند آ گئی۔ دوڑتی ہوئی منظر دیکھ
کر اس کی دل خوشی سے بھر گئی۔ اُڑنے والے پرندوں
کو دیکھ کر اسی طرح بیٹھنے کے لیے وہ چاہتا تھا۔
گاڑی پر اس نے کئی طرح کی آدمیوں کو دیکھا۔
وہ سب اپنی اپنی کام میں مصروف ہوئے تھے۔
لڑکی نے اس کی سفر ~~کے~~ میں مزے سے بیٹھ
کر خوب صورت منظر دیکھا۔ جلدی ہی جلدی
دوڑتی والی ریل گاڑی سے وہ باہر کی سب باتیں
پڑھ رہی تھی۔ اپنی زندگی کا ایک بڑی خواہش
ملنے کی خوشی میں لڑکی نیند سے گر گئی۔
ایک ہی صبح وقت آ گئی۔ لڑکی آنکھیں کھول
کر ~~ریل کا~~ رُکی ہوئی ریل گاڑی سے باہر نکلا۔
وہ ایک خوب صورت شہر میں گیا۔ بڑی بڑی
عمارتیں اس کے لیے ایک نئے منظر تھی۔ بھیڑ کے
بیچ چل کر وہ سب دکھاتی تھی۔ اچانک وہ
ایک بات سمجھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔
آنکھ میں آنسو بھر کر، دل میں ڈر بھر کر،
آسمان سے دیکھ کر وہ سوچا۔
"میری ماں کہاں ہے؟"

(Note: Graded Items may be published in Schoolwki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

اچانک ساوتری نیند سے جاگی اور اٹھا۔
اب ہے وہ سمجھ ہے کہ یہ سب وہ نیند میں
دیکھتی ہوئی تھی۔
ساوتری سڑک کے کنارے ایک دکان کا سامنے
لیٹا تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ کر اسپتال کی طرف
دوڑنے لگا۔
اس کی امّی اسپتال میں بیمار ہو کر گیا تھا۔
اپنی ماں کی جان بچنے کے لیے وہ پیسے کی تلاش
میں گاڑیوں سے مصروف ہوئے سڑک کے بیچ میں
دوڑنے لگے۔ آنکھیں بھر کر دوڑنے والی ساوتری
کو اچھی طرح نظر نہ ملتی تھی۔ ایک
لوری کی ~~سامنے گر پڑا~~۔ ساوتری نے پریشان
ہو کر سوچنے لگا۔ "ماں کی دوا کے لیے میں کہاں
جاؤں؟" دوڑتے دوڑتے ساوتری نے اسپتال
پہنچی۔ مگر وہ اچھی طرح نہیں تھی۔ خون
سے نہل کر ایمبولینس میں تھی۔ اس کی حالت
بہت بری تھی۔
ڈاکٹروں آکر اس کو دیکھا اور وہ سب سمجھ
سمجھ آیا کہ وہ ~~زندگی~~ بالکل مر جائیں
وہ ہمیشہ ایک بات کیا۔ ساوتری کی دل پکڑ کر

اس کی ماں کو لگا یا۔ اس طرح ماں کا جان
بچایا۔

یہ وقت اسپتال کے آنگن میں ایک پیڑ پر ایک
چڑیا اور اس کی بچّے تھے۔ سردی کی وجہ جسم درد
ہوئے اپنی بچّے کو وہ سینے سے لگا کر اپنی پنکھ سے
رکھ لیا۔ سردی کی وجہ وہ چڑیا کا جسم پتھر بن
سکتی تھی۔ مگر وہ اپنی بچّے کو نہ چھوڑ لیا۔
کچھ دیر بعد وہ چڑیا پیڑ کے اوپر سے نیچے کر
گئی۔ اگلے صبح سب آکر دیکھے تو وہ چڑیا مر کر
آنگن میں گر کر لیٹ جایا تھا۔ وہاں سب وہ
ماں کی پیار کی بارے میں باتیں کر سکتی تھی۔
اگلے ہفتہ میں ڈاکٹر نے ماں کی پاس
آکر بولا کہ اس کی جان اپنی بیٹی بچایا تھا۔
یہ سن کر ماں کی آنکھیں بھر گئی۔
وہ ڈاکٹر سے کہا۔
"میری بیٹی نہیں مرتا۔ وہ میری جسم میں
اب بھی جی رہی ہے"